Pākistān islāmikus

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume:06, Issue:03, May, 2026, Pages:07-11 (Monthly)

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

الحاد کی وجوہات، اعتراضات اور جوابات: ایک تحقیقی، تنقیدی اور کلامی مطالعہ

CAUSES OF ATHEISM, OBJECTIONS, AND RESPONSES: A RESEARCH-BASED, CRITICAL, AND THEOLOGICAL STUDY

*Usama Mahmood[1], Professor Dr Zia ur Rehman[2]

[1] PhD Scholar Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.

[2] Chairman Department of Qur'anic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan.

HEC "Y" Category

ARTICLE INFO

Article History:

Received: April 29, 2026

Revised: May 20, 2026

Accepted: May 26, 2026

Available Online: May 31, 2026

Keywords:

Atheism & Modern Skepticism

Islamic Epistemology

Scholastic Theology (Kalam)

Problem of Evil

Kalam Cosmological Argument

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

In the twenty-first century, Atheism has emerged as a pervasive intellectual, social, and philosophical challenge that radically negates metaphysical realities and seeks to reduce human existence to purely material and accidental phenomena. This research paper explores the lexical, terminological, and Quranic foundations of atheism while critically examining the key factors behind its emergence and proliferation—namely, the lack of authentic religious knowledge, evasion of moral accountability, misinterpretation of scientific paradigms (scientism), Western materialism and hedonism, systemic socio-religious injustices, and digital Skepticism. Furthermore, an extensive literature review is incorporated, encompassing classical Islamic scholastic theology (Ilm al-Kalam) to contemporary Muslim and Western philosophy of religion. Grounded in the comprehensive framework of Islamic epistemology (empirical senses, sound reason, and divine revelation), this study systematically refutes six major atheistic contentions: the infinite regress of causality ("who created the Creator?"), the invisibility argument, the problem of evil and suffering, congenital disabilities and structural inequality, the alleged cosmological self-sufficiency of the Big Bang, and the polytheistic fallacy through the theological argument of mutual exclusion (Dalil al-Tamanu'). Finally, academic references are meticulously documented in accordance with the Chicago Manual of Style.

***Corresponding Author's Email: usamamehmood4747@gmail.com**

موضوع تحقیق کا تعارف

انسانی فکر و فلسفہ کی تاریخ فکری تغیرات، نظریاتی ارتقاء اور معتقدات کے عروج و زوال سے عبارت ہے۔ تاہم اکیسویں صدی کے مطلع پر جس فکری لہر نے انسانیت کی اخلاقی، سماجی اور روحانی بنیادوں کو سب سے زیادہ متزلزل کیا ہے، وہ "الحاد" ہے۔ الحاد محض کسی ایک عقیدے کی تردید یا چند سائنسی شکوک و شبہات کے وقتی اظہار کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل متبادل نقطۂ نظر پیش کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، جو مابعد الطبیعیات کے تمام مسلمہ فکری و روحانی اصولوں کو یکسر مسترد کر کے کائنات کی اصل حقیقت کو صرف طبیعی مظاہر تک محدود کر دیتا ہے۔[1]

جب کائنات کے پس پردہ کسی علیم، حکیم اور قادرِ مطلق خالق کے وجود کا انکار کر دیا جائے تو انسانی وجود کا کوئی غائی اور اخلاقی مقصد باقی نہیں رہتا۔ انسان ایک شعور یافتہ اشرف المخلوقات

رہنے کے بجائے محض ایک حیاتیاتی حادثہ بن کر رہ جاتا ہے، جس کی قدریں اور اخلاقیات کیمیائی اجزاء کے اتفاقی امتزاج سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ نتیجتاً اخلاقی جوابدہی کا خاتمہ معاشرے کو ایک ایسے مادہ پرستانہ ماحول کی طرف دھکیل دیتا ہے جہاں حق کی جگہ طاقت اور انصاف کی جگہ ذاتی منفعت کی حکمرانی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں الحاد کو سائنس پرستی اور عقل پسندی کے پرفریب لبادے میں اس طرح پیش کیا جارہا ہے کہ بالخصوص مسلم نوجوان فکری ارتداد اور فکری تشکیک کا شکار ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نظریے کا سنجیدہ علمی، فلسفیانہ اور کلامی تجزیہ کیا جائے۔

سابقہ علمی کام کا جائزہ

الحاد اور انکارِ خدا کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود انسانی فکر کی تاریخ۔ مختلف ادوار میں مسلم اور غیر مسلم مفکرین نے اس مسئلے پر گراں قدر کلامی و فلسفیانہ تحقیقات پیش کی ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے

کلاسیکی اسلامی کلامی و فلسفیانہ لٹریچر

مسلم تاریخ میں ملحدین، دہریین اور فلاسفہ کے مابعد الطبیعیاتی اعتراضات کا محکم رد کلاسیکی ائمہ کلام نے نہایت شرح وبسط سے کیا ہے۔

1. امام ابو حامد الغزالی (متوفی ۵۰۵ھ): انہوں نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "تہافت الفلاسفہ" میں یونانی فلسفے اور مادہ پرستانہ تصورات پر شدید ضرب لگائی۔ الغزالی نے ثابت کیا کہ عالم کا ازلی ہونا عقل کے صریح خلاف ہے اور کائنات "حادث" ہے جس کا ایک قادرِ مطلق صانع ہونا ناگزیر ہے۔ انہوں نے سبب اور مسبب کے مابین حتمی تعلق کے مادہ پرستانہ وہم کا رد کر کے ارادۂ الٰہی کو اصل علت قرار دیا۔[2]
2. امام ابن حزم اندلسی (متوفی ۴۵۶ھ): اپنی کتاب "الفصل فی الملل والأہواء والنحل" میں دہریین اور منکرینِ نبوت کے دعاوی کا باریک بینی سے منطقی رد کیا اور حواس و عقل کی معرفتی حدود متعین کیں۔[3]
3. امام ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ): اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "درء تعارض العقل والنقل" میں واضح کیا کہ صریح عقل اور صحیح نقل میں کوئی حقیقی تعارض ممکن نہیں۔ انہوں نے عقلِ سلیم اور فطرتِ انسانی کے تصور کو اثباتِ وجودِ باری تعالیٰ کی بنیادی بنیاد قرار دیا اور منطقِ ارسطو کی خامیوں کو بے نقاب کیا۔[4]
4. علامہ سعد الدین تفتازانی اور قاضی عبد الجبار معتزلی: "شرح المقاصد" اور "المحیط بالتکلیف" میں دلیلِ حدوث اور دلیلِ امتناعِ تسلسل (قانونِ علیت) کو انتہائی منظم کلامی و منطقی پیرائے میں مدون کیا۔[5]

معاصر مسلم کلامی کاوشیں

بیسویں اور اکیسویں صدی میں الحاد کے نئے روپ (سائنسی دہریت اور جدید الحاد) کے ابھار کے بعد معاصر مسلم محققین نے وقیع خدمات انجام دیں۔

مصطفیٰ محمود: ان کی کتاب "حوار مع صدیقی الملحد" الحادِ جدید کے مغالطات، فطرتِ انسانی اور سائنسی شواہد پر جدید اور آسان پیرائے میں مؤثر مکالماتی رد پیش کرتی ہے۔[6]

مولانا وحید الدین خان: انہوں نے اپنی کتب "مذہب اور جدید چیلنج" اور "علم جدید کا چیلنج" میں سائنسی دریافتوں، فلکیات اور اینٹروپی کے قوانین کے ذریعے خدا کے وجود کا مدلل اثبات کیا۔[7]

عمرو شریف: اپنی تصانیف "وہم الإلحاد" اور "رحلۃ عقل" میں جدید ملحدین کے حیاتیاتی ارتقاء کے غلط فلسفیانہ استدلالات کا سائنسی و طبّی نقطۂ نظر سے محاکمہ کیا۔[8]

حمزہ اینڈریس زورتزس: اپنی معرکہ آرا تصنیف میں مغربی فلسفۂ دین، کلامی برہان اور سائنسی استدلال کو یکجا کر کے جدید الحاد کے خلاف مدلل فکری محاذ قائم کیا۔[9]

مغربی فلسفۂ دین اور کلامی برہان کا احیاء

مغربی اکیڈمیا میں بھی الحاد کے رد میں فلسفیانہ برہان کو نئی قوت ملی ہے۔

1. ولیم لین کریگ: انہوں نے مسلم کلامی برہانِ حدوث کو جدید فلکیاتی فزکس اور ریاضیاتی قوانین کی روشنی میں دوبارہ زندہ کیا، جس نے عالمی سطح پر ملحدین کو دفاعی پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔[10]
2. انتھونی فلو: دنیا کے نامور ترین ملحد فلسفی، جنہوں نے نصف صدی الحاد کی وکالت کی۔ زندگی کے آخری ایام میں ڈی این اے کی پیچیدہ معلومات اور کائنات کے باریک نظم وضبط کو دیکھ کر خدا کے وجود کا اقرار کیا اور اس موضوع پر تصنیف بھی مرتب کی۔[11]

الحاد کی لغوی، اصطلاحی اور قرآنی وضاحت

لغوی تشریح

عربی زبان میں لفظ "الحاد" باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ "ل، ح، د" ہے۔ لغت میں الحاد کے معنی راہِ راست سے منحرف ہو جانا، کجی اختیار کرنا اور عدل و استقامت کو چھوڑ کر ایک طرف مائل ہو جانے کے ہیں۔ عرب کہتے ہیں: "اَلْحَدَ الْمُسَافِرُ عَنِ الطَّرِيقِ" یعنی مسافر راستے سے بھٹک گیا۔ قبر کی لحد کو بھی اسی مادے سے اس لیے لحد کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کے درمیان سیدھا گڑھا کھودنے کے بجائے ایک طرف جھکا کر بنائی جاتی ہے۔ پس لغوی لحاظ سے الحاد کسی بھی سیدھے اور متوازن نظریے سے انحراف کا نام ہے۔[12]

اصطلاحی مفہوم

فلسفے اور ادیان کے تقابلی مطالعے میں الحاد ایک ایسا فکری رویہ ہے جس میں ذاتِ باری تعالیٰ، کائنات کے خالق اور ماورائی مادہ حقائق کا انکار کیا جائے۔ الحاد کی دو بڑی اقسام ہیں۔

مثبت یا قطعی الحاد

واضح اور پختہ دعویٰ کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے اور مادہ ہی ازلی وابدی ہے۔ قرآن میں اسے دہریت سے تعبیر کیا گیا ہے، جیسا کہ سورہ جاثیہ میں دہریین کا یہ قول نقل ہوا۔

"قَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ"[13]

(اور انہوں نے کہا: ہماری اس دنیاوی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ (وقت کی گردش) ہی ہلاک کرتا ہے)

منفی الحاد یا لاادریت

اس نظریے کا حامل شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ انسان خدا کے وجود یا عدم کا حتمی علم حاصل نہیں کر سکتا، لہٰذا وہ خدا کے وجود کو غیر متعلق قرار دے کر عملی زندگی لادینی بنیادوں پر گزارتا ہے۔

الحاد کا قرآنی تصور

قرآن حکیم نے لفظ "الحاد" کو حق سے انحراف، کج روی اور احکامِ الٰہی سے عناد کے وسیع تر مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ"

(بے شک جو لوگ ہماری آیات میں کج روی (الحاد) اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ تو کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ جو چاہو کرو، یقیناً وہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے)[14]

الحاد کے بنیادی اسباب و محرکات

الحاد کا ظہور اکثر محض سائنسی دلائل کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے پیچھے نفسیاتی، معاشرتی اور مادی محرکات کا ایک گہرا نیٹ ورک کارفرما ہوتا ہے۔[15]

دینی علم کا فقدان اور سطحی مطالعہ

اکثر نوجوان دین کے بنیادی عقائد اور حکمتوں سے ناواقف ہوتے ہیں اور جب مغربی فلسفے یا انٹرنیٹ پر موجود سوالات سے ان کا سامنا ہوتا ہے تو مضبوط کلامی بنیاد نہ ہونے کی وجہ سے تشکیک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

سائنس پرستی کی غلط فہمی

یہ جھوٹا مفروضہ قائم کر لینا کہ صرف وہی چیز سچی ہے جو تجربہ گاہ میں محسوس کی جا سکے۔ حالانکہ سائنس کا دائرہ صرف طبیعی مادے کے خواص تک محدود ہے جبکہ کائنات کے معنی اور غایت مابعد الطبیعیات اور دین کا موضوع ہے۔

مغربی مادہ پرستی اور تعیش پسندی

جب انسان اخلاقی پابندیوں اور حلال و حرام کی قیود سے آزاد ہو کر نفسانی خواہشات کی مطلق تسکین چاہتا ہے تو خدا کا انکار اس کے لیے ایک نفسیاتی پناہ گاہ بن جاتا ہے تاکہ وہ احساسِ جرم سے بچ سکے۔

معاشرتی ناانصافیاں اور مذہبی طبقے کا غلط کردار

معاشرتی ناانصافی، استحصالی نظام یا نام نہاد مذہبی طبقے کی بداخلاقی و تضاد پسندی دیکھ کر بعض کمزور طبیعتیں دین و مذہب ہی سے متنفر ہو جاتی ہیں۔

ڈیجیٹل میڈیا اور فکری یلغار

سوشل میڈیا پر معاندانہ مواد، مغالطہ آمیز ویڈیوز اور منظم پروپیگنڈا کے باعث فکری تشکیک کو روز بروز ترویج مل رہی ہے۔

اسلامی نظریہ علم اور فکری میزان

الحاد کے رد سے قبل یہ سمجھنا ناگزیر ہے کہ اسلام میں علم کے حصول کے معتبر ذرائع کیا ہیں۔ ملحدین صرف حسیت کے قائل ہیں جبکہ اسلامی نظریہ علم جامع اور کثیر الجہتی ہے۔[16]

اسلامی نقطۂ نظر و حدود	دائرۂ کار	علم کا ذریعہ
اسلام مشاہدے اور سائنسی تحقیق کی تائید کرتا ہے لیکن حواس کی مادی حدود ہیں، وہ غیر مادی حقائق (روح، عقل، ذاتِ باری) کے ادراک سے قاصر ہیں۔	مادی اور طبیعی دنیا کے مظاہر کا مشاہدہ (دیکھنا، سننا، چھونا وغیرہ)۔	حواسِ خمسہ ظاہرہ
عقل خود روشن سچائیوں (جیسے کل اپنے جزء سے بڑا ہے) اور استدلال کے ذریعے صانع کائنات کا قطعی اقرار کرتی ہے۔	بدیہیات، منطقی نتائج، علیت کا ادراک اور اثر سے مؤثر تک پہنچنا۔	عقلِ سلیم
جہاں عقل اور حواس کی پرواز ختم ہوتی ہے، وہاں وحی قطعی اور لاریب علم فراہم کر کے انسانی شعور کی تکمیل کرتی ہے۔	مابعد الطبیعیاتی اور غائی حقائق، تخلیقِ کائنات کا مقصد، آخرت، جزا و سزا۔	سچی خبر اور وحیِ الٰہی

ملحدین کے شبہات اور ان کے مدلل کلامی جوابات

اعتراض ۱: خالق کا خالق کون ہے؟

شبہ: ملحدین کہتے ہیں کہ اگر کائنات کی ہر چیز کے لیے خالق ضروری ہے تو پھر خدا کو کس نے پیدا کیا؟

عقلی و کلامی رد: یہ اعتراض قانونِ علیت کی بنیادی تفہیم سے نابلد ہونے کا نتیجہ ہے۔ قانونِ علیت کا اطلاق ہر اس شے پر ہوتا ہے جو "حادث" ہو (یعنی جو پہلے عدم میں تھی اور بعد میں وجود میں آئی)۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس حادث نہیں بلکہ ازلی، قدیم اور واجب الوجود ہے۔ ازلی ہستی کے لیے خالق کا سوال اٹھانا ایک بنیادی منطقی تناقض ہے۔ علاوہ

ازیں اگر علتوں کا یہ سلسلہ لامتناہی طور پر پیچھے چلتا رہے (تسلسل فی العلل) تو یہ کائنات کبھی وجود میں ہی نہیں آسکتی تھی۔ مثلاً اگر ایک سپاہی فائر کرنے کے لیے اپنے افسر کی اجازت کا محتاج ہو اور وہ افسر اپنے اوپر والے کا اور یہ سلسلہ لامتناہی ہو تو گولی کبھی نہیں چل سکتی۔ چونکہ کائنات اس وقت بالفعل موجود ہے، اس سے ثابت ہوا کہ علتوں کا یہ سلسلہ ایک ایسی قائم بالذات، غیر محتاج ہستی پر منتج ہوتا ہے جو خود مخلوق نہیں بلکہ سب کی خالق ہے۔ قرآن حکیم نے اسے ایک ہی لفظ میں بیان فرمایا

"اللَّهُ الصَّمَدُ" (اللہ بے نیاز اور سب کا مرجع ہے)

اعتراض ۲: جو دکھائی نہیں دیتا اس کا وجود کیونکر مانا جائے؟

شبہ: اگر خدا موجود ہے تو وہ ہمیں اپنی آنکھوں سے نظر کیوں نہیں آتا؟

عقلی و کلامی رد: یہ شبہ وجود اور رویئت کے فرق کو خلط ملط کرنے کی پیدا کردہ خامی ہے۔ عدمِ رویئت عدمِ وجود کی دلیل نہیں بن سکتی۔ کائنات میں بے شمار مادی حقائق ایسے ہیں جنہیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے لیکن ان کے آثار، نتائج اور اثرات سے ان کے وجود کا سو فیصد یقین رکھتے ہیں؛ مثلاً کششِ ثقل، مقناطیسی لہریں، ریڈیو ویوز، عقل اور انسانی جذبات۔ آنکھ کی بصارت محدود طولِ موج تک مقید ہے۔ جب مادی انسان سورج جیسی مخلوق کو براہِ راست دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتا تو وہ نور السمٰوات والارض کے مادی دیدار کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے؟ قرآن نے فرمایا۔

"لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ"

(نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے)[17]

اعتراض ۳: کائنات میں برائی اور مصائب کا پایا جانا

شبہ: اگر خدا علیم، رحیم اور قادرِ مطلق ہے تو دنیا میں بیماریاں، جنگیں، زلزلے اور معصوم بچوں کے درد و تکالیف کیوں موجود ہیں؟

عقلی کلامی رد: ملحدین کا یہ سب سے جذباتی اعتراض ہے، مگر کلامی اعتبار سے انتہائی کمزور ہے۔ اسلام کے مطابق یہ دنیا دار الجزاء نہیں بلکہ دار الامتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا"

(جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون سب سے بہتر ہے)[18]

امتحان کی تکمیل کے لیے انسان کو ارادہ و اختیار عطا کیا گیا۔ پس انسانوں کے مظالم ان کے اپنے غلط اختیارات کا نتیجہ ہیں نہ کہ جبرِ الٰہی کا۔ ثانیاً کائنات میں شر مطلق نہیں بلکہ جزوی اور اضافی ہے۔ مثلاً گڑوی دوا یا سرجری کا درد بظاہر شر ہے مگر اس کے نتیجے میں شفا اور زندگی کی بقا مضمر ہے۔ ثالثاً مصائب صبر و شکر کے درجات، اخلاقی تطہیر اور ابدی حیات میں لامحدود اجر و ثواب کا ذریعہ بنتے ہیں، جس کا ادراک مادہ پرستوں کو نہیں ہو پاتا۔

اعتراض ۴: انسانوں میں پیدائشی معذوری اور عدم مساوات

شبہ: بعض بچے پیدائشی طور پر اندھے، گونگے یا معذور کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ کیا یہ عدل کے خلاف نہیں؟

عقلی و کلامی رد: عدل کا مفہوم مطلق مساوات نہیں بلکہ ہر چیز کو اس کے جائز اور مناسب مقام پر رکھنا ہے۔ انسان اللہ کا ملک اور مخلوق ہے، وہ اپنی ملکیت میں جو تصرف چاہے اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت فرماتا ہے۔ معذوری دار الامتحان کے تنوع اور آزمائش کا ایک پہلو ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر شخص کا حساب اس کو عطا کردہ صلاحیتوں کے مطابق لے گا؛ معذور شخص سے وہ بازپرس نہیں ہوگی جو تندرست سے ہوگی۔ مزید برآں صبر کرنے والے معذورین کے لیے آخرت میں وہ ابدی اور غیر فانی درجات ہیں جن کے سامنے دنیاوی تکلیف لمحاتی گرد سے زیادہ نہیں ٹھہرتی۔

اعتراض ۵: بگ بینگ اور طبیعی قوانین کی خود کفالت

شبہ: جدید طبیعیات بتاتی ہے کہ کائنات بگ بینگ کے نتیجے میں خود بخود وجود میں آئی، لہٰذا کسی ماورائی خالق کی حاجت نہیں۔

عقلی و کلامی رد: بگ بینگ در حقیقت الحاد کے نظریے کے تابوت میں آخری کیل ہے۔ ماضی میں دہریے کائنات کو ازلی اور قدیم مانتے تھے۔ بگ بینگ نے سائنسی طور پر ثابت کر دیا کہ زمان و مکان کا ایک نقطۂ آغاز تھا، یعنی کائنات عدم سے وجود میں آئی ہے۔ جو شے وجود میں آنے سے قبل عدم میں تھی، وہ خود اپنا خالق نہیں بن سکتی کیونکہ عدم کسی شے کو جنم نہیں دے سکتا۔ طبیعی قوانین تو محض ریاضیاتی وضاحت ہیں، وہ خود کوئی زندہ، باشعور اور فاعل ہستی نہیں ہیں جو کائنات کو عدم سے وجود بخش سکیں۔

اعتراض ۶: کائنات میں ایک سے زائد خداؤں کا امکان

شبہ: اگر خالق مان بھی لیا جائے تو وہ ایک ہی کیوں ہو؟ دو یا زائد خدا کیوں نہیں ہو سکتے؟

عقلی و کلامی رد: علم الکلام میں اس کا جواب "دلیلِ تمانع" سے دیا گیا ہے۔ اگر کائنات کے دو یا زائد قادرِ مطلق خدا فرض کر لیے جائیں تو ان کے ارادوں میں تصادم ناگزیر ہوگا۔ اگر ایک خدا کسی انسان کی حیات چاہے اور دوسرا اسی لمحے اس کی موت تو یا تو دونوں کی مراد پوری ہوگی (جو کہ اجتماعِ ضدین ہونے کی وجہ سے عقلاً محال ہے)، یا دونوں کی مراد پوری نہیں ہوگی (تو دونوں عاجز ثابت ہوئے)، یا ایک کی پوری ہوگی اور دوسرے کی نہیں (تو جس کی مراد پوری نہیں ہوئی وہ عاجز اور محتاج ہوگا اور عاجز ہستی خدا نہیں ہو سکتی)۔ کائنات کا مربوط، منظم اور یکساں قوانین پر چلنا اس کے اکیلے اور یکتا مدبر کی صریح گواہی ہے۔ قرآن نے اسے اس طرح بیان فرمایا

"لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ"

(اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا دوسرے معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ پس پاک ہے اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔)[19]

کلام الٰہی کا عقلی و کلامی اعجاز

قرآن حکیم محض ایک مذہبی یا اخلاقی کتاب نہیں بلکہ خود اپنی حقانیت پر ایک زندہ عقلی اور فکری معجزہ ہے۔ قرآن نے تمام زمانوں کے منکرین اور ملحدین کو ایک ایسا چیلنج دیا جو چودہ سو سال سے جوں کا توں قائم ہے۔

"وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ"

(اور اگر تم اس کلام کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی ایک ہی سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے)[20]

قرآن کی یہ غیر مبہم اور دو ٹوک پیشین گوئی کہ تم ہر گز ایسا نہ کر سکو گے (وَلَن تَفْعَلُوا) اس کے کلامِ الٰہی ہونے کا کھلا ثبوت ہے، کیونکہ کسی بشر کے لیے تاریخ کے تا قیامت دورانیے پر اس قدر قطعی دعویٰ کرنا ناممکن ہے۔

نتائجِ تحقیق

1. الحاد کسی ٹھوس سائنسی یا منطقی برہان کا نتیجہ نہیں بلکہ مابعد الطبیعیاتی حقائق کو سمجھنے میں عقلی انحراف اور حسیت پر غیر ضروری انحصار کا شاخسانہ ہے۔
2. قانونِ علیت کائنات کے حادث ہونے اور ایک ازلی، قائم بالذات خالق کے وجود کا تقاضا کرتا ہے، اور ملحدین کا استفسار کہ "خالق کو کس نے بنایا؟" ایک بنیادی منطقی مغالطہ ہے۔
3. مسئلہ شر اور پیدائشی ناہمواری دنیا کی دار الامتحان والی فطرت اور حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہیں، جنہیں ابدی آخرت کے تصور کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔
4. جدید سائنسی دریافتیں الحاد کے بجائے اثباتِ خدا کے حق میں زبردست شہادتیں فراہم کرتی ہیں۔

عملی تجاویز و سفارشات

کلامِ جدید کی تدوین: مسلم جامعات اور دینی مدارس کے نصاب میں روایتی کلام کے ساتھ ساتھ معاصر سائنسی و فلسفیانہ شبہات کے رد پر مبنی علم الکلام الجدید شامل کیا جائے۔

نوجوانوں کے لیے فکری ورکشاپس: تعلیمی اداروں میں تشکیک اور الحاد کے رد پر باقاعدہ فکری نشستیں اور سیمینارز منعقد کیے جائیں تاکہ نوجوانوں کو منطقی استدلال سکھایا جا سکے۔

ڈیجیٹل میڈیا پر مستند مواد: سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کی زبان اور نفسیات کے مطابق الحاد کے مغالطات کو بے نقاب کرنے والا معیاری بصری اور صوتی مواد تیار کیا جائے۔

مستند علمی لٹریچر کا ترجمہ: کلاسیکی اور معاصر مراجع کے تراجم اور تحقیقی مقالہ جات کو ڈیجیٹل لائبریریوں اور اوپن ایکسس پورٹلز کے ذریعے عام کیا جائے۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1] Hamid, "Atheism," in this paragraph's general framing is not directly cited in the supplied bibliography; this sentence is the author's synthesis.
[2] Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad al-Ghazālī, Tahāfut al-Falāsifah, ed. Sulaymān Dunyā (Cairo: Dār al-Maʿārif, 1972).
[3] ʿAlī ibn Aḥmad Ibn Ḥazm al-Andalusī, al-Faṣl fī al-Milal wa-al-Ahwāʾ wa-al-Niḥal, 3 vols. (Beirut: Dār al-Jīl, 1996).
[4] Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm Ibn Taymiyyah, Darʾ Taʿāruḍ al-ʿAql wa-al-Naql, ed. Muḥammad Rashād Sālim, 11 vols. (Riyadh: Jāmiʿat al-Imām Muḥammad ibn Saʿūd al-Islāmiyyah, 1991).
[5] Saʿd al-Dīn Masʿūd ibn ʿUmar al-Taftāzānī, Sharḥ al-Maqāṣid fī ʿIlm al-Kalām, ed. ʿAbd al-Raḥmān ʿUmayrah, 5 vols. (Beirut: ʿĀlam al-Kutub, 1419 AH).
[6] Muṣṭafā Maḥmūd, Ḥiwār maʿa Ṣadīqī al-Mulḥid (Cairo: Dār Akhbār al-Yawm, 1986).
[7] Waḥīd al-Dīn Khān, Madhhab aur Jadīd Challenge (New Delhi: Islamic Centre, 1992).
[8] ʿAmr Sharīf, Wahm al-Ilḥād: Raddan ʿalā al-Ilḥād al-Jadīd (Cairo: Dār al-Shurūq, 2013).
[9] Hamza Andreas Tzortzis, The Divine Reality: God, Islam and the Mirage of Atheism (London: FB Publishing, 2016).
[10] William Lane Craig, The Kalam Cosmological Argument, Library of Philosophy and Religion (London: Macmillan Press, 1979).
[11] Antony Flew and Roy Abraham Varghese, There Is a God: How the World's Most Notorious Atheist Changed His Mind (New York: HarperOne, 2007).
[12] Muḥammad ibn Mukarram Ibn Manẓūr, Lisān al-ʿArab, 15 vols. (Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH); al-Ḥusayn ibn Muḥammad al-Rāghib al-Aṣfahānī, Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān, ed. Ṣafwān ʿAdnān Dāwūdī (Damascus: Dār al-Qalam, 1412 AH).
[13] The Qur'an, Sūrat al-Jāthiyah 45:24. Qur'anic citations are given by sūrah and verse, Chicago Notes and Bibliography style.
[14] The Qur'an, Sūrat Fuṣṣilat 41:40.
[15] The discussion of contemporary causes is the author's analytical synthesis; the supplied bibliography does not identify a specific source for each causal claim.
[16] For classical Islamic epistemology and the relation of reason and revelation, see Ibn Taymiyyah, Darʾ Taʿāruḍ al-ʿAql wa-al-Naql.
[17] The Qur'an, Sūrat al-Anʿām 6:103.
[18] The Qur'an, Sūrat al-Mulk 67:2.
[19] The Qur'an, Sūrat al-Anbiyāʾ 21:22.
[20] The Qur'an, Sūrat al-Baqarah 2:23–24.